لیڈرشپ کا ایک لازوال سبق

قیادت اور کامیابی وراثت میں نہیں ملتی، اسے تراشا جاتا ہے۔ بل گیٹس، جو ٹیکنالوجی کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں، اپنی کامیابی کا راز، اپنی نئی کتاب میں اپنے والد کی ایک سادہ مگر گہری حکمت عملی میں بتاتے ہیں: محبت اور منطق۔ یہ صرف بچوں کی پرورش کا طریقہ نہیں، یہ انسانوں کی قیادت کرنے کا ایک ماسٹر پلان ہے۔ آیئے اس طاقتور فلسفے کو ڈی کوڈ کرتے ہیں۔

اصول نمبر 1: ملکہِ جذبات مت بنو، منطق پر دھیان دو۔

گیٹس کے والد ایک چٹان کی طرح تھے۔ پرسکون اور مستحکم۔ جب نوجوان بل گیٹس، جو خود کو اکثر اپنے والدین کے ساتھ حالتِ جنگ میں سمجھتے تھے، سرکشی کی انتہا پر ہوتے، تو اُن کے والد چیختے یا سزا نہیں دیتے تھے۔ وہ تحمل سے کہتے، "ہمارے گھر میں اصول واضح ہیں۔ تم حد پار کر رہے ہو، اب جاؤ اور معافی مانگو"۔ پیغام صاف تھا: جذبات کمزوروں کا ہتھیار ہیں، لیڈر منطق سے بات کرتا ہے۔

اصول نمبر 2: تصادم کو طاقت سے نہیں بلکہ حکمت سے حل کریں۔

جب گھر کا ماحول گرم ہوتا یا تپ جاتا، گیٹس کے ابا اُسے ٹھنڈے پن سے حل کرتے۔ اُن کا ماننا تھا کہ جب آپ صورتحال پر قابو پانا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے جذبات پر قابو پائیں۔ اُن کا پرسکون انداز محض ایک رویہ نہیں تھا، یہ ایک حکمت عملی تھی جس نے بل گیٹس کو سکھایا

کہ غصے پر قابو پانا ہی اصل طاقت ہے۔

اصول نمبر 3: آزادی دیں، لیکن سمت کے بغیر بے کار ہے۔

بل گیٹس کے والدین نے انہیں کتابوں میں ڈوبے رہنے یا دوستوں کے ساتھ ہفتوں ہائیکنگ پر جانے کی کُھلی چھوٹ دی۔ انہوں نے اُن کے تجسس کو کبھی دبایا نہیں، بلکہ اسے عزت دی۔ انہوں نے ایک باغی کو نہیں، بلکہ ایک مستقبل کے موجد کو دیکھا۔ انہوں نے سمجھا کہ حقیقی قیادت کنٹرول کرنے کا نام نہیں، بلکہ صلاحیتوں کو پنپنے کا موقع فراہم کرنے کا نام ہے۔

والد نے تحمل اور منطق کا سبق دیا جبکہ والدہ کے جذبے نے بل گیٹس کے اندر کامیاب ہونے کی وہ آگ بھڑکائی کہ وہ مایوس کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ ایک طرف ٹھنڈا ٹھار عملی پن تھا، دوسری طرف دہکتا ہوا جوالامکھی تھا۔ یہی وہ امتزاج تھا جس نے بل گیٹس کو دنیا بدلنے والے لوگوں میں سے ایک بنا دیا۔

یہ لیڈرشپ کا ایک لازوال سبق ہے۔ چاہے آپ ایک کمپنی چلا رہے ہوں یا ایک خاندان، اصول وہی رہتے ہیں: واضح حدود قائم کریں۔ منطق سے رہنمائی کریں نیز لوگوں کی صلاحیتوں کو کھل کر سامنے آنے کا موقع دیں۔ کامیابی کی میراث اسی طرح اگلی نسل کو منتقل ہوتی ہے۔

نوٹ: بل گیٹس کی نئی کتاب ''سورس کوڈ'' سے اقتباس